© rasailojaraid.com

نظرات

یہ ظاہر ہے کہ دنیا میں کوئی قوم تعلیم کے بغیر ترقی نہیں کر سکتی اور مسلمانوں کے لئے تو علم دین اور علم کائنات دونوں ہی ضروری ہیں، ۱۸۵۷ء کے بعد مسلمانوں پر جو عظیم ادبار پڑا تھا اس سے نجات پانے اور ایک زندہ قوم کی حیثیت سے زندگی بسر کرنے کی راہ تعلیم کے ذریعہ ہی ہموار ہوئی تھی۔ سرسید نے جب کالج قائم کیا تو ساتھ ہی آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس بھی قائم کی۔ اس کا مقصد تو یہ تھا کہ مسلمان جو تعلیم میں بہت پسماندہ تھے بلکہ اس سے نفور تھے اور علوم جدیدہ کو اپنے لئے شجر ممنوعہ سمجھتے تھے، ان کو تعلیم جدید کی اہمیت وضرورت کا احساس اور اس کی طرف رغبت وشوق دلایا جائے۔ اور دوسرا مقصد یہ تھا کہ علی گڑھ کالج کے نمونہ پر پورے ملک میں جگہ جگہ اسلامیہ اسکول اور کالج بنائے جائیں۔ چنانچہ باخبر حضرات جانتے ہیں کہ کانفرنس نے ان دونوں میدانوں میں بڑی سرگرمی اور جوش سے کام کیا۔ علی گڑھ کالج اگر "گل" تھا تو کانفرنس نسیم چمن تھی جس نے مسلمانوں کو خواب غفلت سے بیدار کرنے میں صور کا کام کیا اور انھیں نشاۃ ثانیہ حاصل ہوئی۔ لیکن تقسیم کے بعد جو حالات (خصوصاً شمالی ہند میں) پیش آئے ان کا اثر کانفرنس پر بھی پڑا اور وہ صرف زیرلب ہو کر رہ گئی۔ حالانکہ اس کو پہلے سے بھی زیادہ فعال ومتحرک ہونے کی ضرورت تھی۔

اس سے انکار نہیں ہو سکتا کہ تعلیم کے معاملہ میں جنوبی ہند کے مسلمان شمالی ہند کے مسلمانوں

© rasailojaraid.com